

LUCKNOW
1928
OUDH PUNCH
جلد چہارم

توجہ شرائط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خندہ زن ہوتا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید کیا کرتے ہیں اور گو کہ اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر قانع اور مسروقات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نظر نہ کیجیے۔ دو مرچ کی جگہ پر تیوریاں چڑھایئے اس لیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ ظرافت کی جگہ ... ہے اور نہایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (عہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیے۔ اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہر ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ناچیز خدا بہ سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے ہی کا دمک ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اطلاعات کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارہا خریداروں کے دو لفافے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ گم ہونے کی شکایت ہے جب اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی ضخامت سے غرض یہ ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہو جاتا ہے اگر اس کا جواب دو ہفتوں تک [illegible] نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جس میں روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مہتمم اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔ مہتمم اودھ پنچ [illegible] ذمہ دار نہیں۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک یا پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

بعض حضرات خریداری کے خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۳۰

مضامین

پابت ۱۲ اگست سنہ ۱۹۲۹ء

الخفاشیات

گریا میں دیکھ کرتی ہوا | بھونا ہے پیرے اب بھالا
تھی چالیس برس کی بچی | نقنت پچکر منہ کا ہے نرالا ؟
ٹالی سیج اس کو بھی | قاروره میں دیکھ لے جو بھالا
ٹاپنگ کا اسکی دیکھ کر جل | بولے ہم "ہاے مار ڈالا"
جوتی سے پھوہڑ کے اپنا اخبار | چھپتا نہیں بھادری اور چھالا
پس ۱ آزادی کا کھیل کر بیج | تہذیب کا نام خوب اچھالا
اسنو لگے کا اپنے دیکھ منہ بھی | دامن [illegible] و خود سیاہ لا
دو لہ وہی کو ابے تک قدیمی | کتے ہیں یہ الہیہ سے لالا
ترک عفونت میں گرا دیا کو | پیری میں بچنے کا حق نکالے
عورت ہوئی پیر عل کے لالا | مردوں پہ نہیں دم کسا لا
لیلٰی کے اونٹ چڑھ رہے ہیں | صحرا کا ہوگیا الٹا لا
کانٹے چھوتے فدا ہے اشتر | مجنوں کا عمل گیا دیوالا
ہند کی ہوئی جو بیٹی عورت | لالہ نے وہ حق کر سنبھالا
خفاش خلافت جو کر کے دب | سب کو ہے بتاتا لالا [illegible]

بے سونڈ کا ہاتھی

ساقی کو اب اک جام [illegible] ہو غرارت | گھنٹوں ہو پیاسا ہوں مجھے خوب چکا دے
[illegible] ہوا و سکندر ہوا [illegible] | غزہ کو ہے یوں ہوش دلا دے مجھے [illegible]
[illegible] مجھے احوال جب آج [illegible] | ہیں آپ ہنسیں اور مجھے خوب ہنسا لو
احوال یہ سن کر تو سمجھ جائے گا کیسا | ہے ہوا ہے عجب قصہ کہانی سے عجب تر
ایک شخص سے اک روز ہوئی میری [illegible] | اور سر بڑی ایسی کہ وہ آنکھ لگا دے [illegible]
[illegible] سے دیکھے کوئی ان کی [illegible] | سمجھے ہی بے شبہ کہ آپ نے بھی [illegible]
رنگت پہ سیاہ لیک لگا ہے [illegible] | تا پیٹ سا چہرہ نظر آئے گی جانا
مردوں سے بھی [illegible] نہیں آنکھیں [illegible] | اس وزن کے آ جائے کسی کو کہیں پیدا
معلوم ہوئی شرم کی یہ علت اصلی | غزوہ بھی بیکار خزانہ بھی چھپائی
کہتے ہیں کہ سب سے [illegible] | کرتا نہیں شادی کہ کہاں [illegible]
[illegible] اول ہی [illegible] | پردہ کئے اس [illegible] کہ بچا تھا جان

مقصود سے مطلوب ہوں لیکن یہ نہیں ہے | فوارہ خیال کے مکن ہو نہیں ہے
فوارہ جہان کو نہ لادی خلط تھی | سب لوگ پکار رہے ہیں کہ [illegible] ہاتھی

واقف —

م [illegible] عفا فرماں
[illegible]

زمینداری بیچ

فی زمانہ اکثر زمیندار حیثیت نہیں ہوتے اپنی زمینداری میں بسنے والوں پر زیادہ ظلم نہیں کرتے غریب رعایا کا خون پولیس اور عدالت کی بدولت کو خشیوا کر [illegible] اپنے جاو بیجا حقوق کے بوجھ سے اسکا پھر [illegible] میں کو [illegible] کرتے ہیں [illegible] ورمیں [illegible] کی بھوک مٹانے کے لیے بھی [illegible] کی سیر نہیں کر سکتے ہوت ۔ [illegible] اگر گرستی کے [illegible] کے سال [illegible] وصول نہیں کر سکتے بات بات پر [illegible] بیٹھے ہوتے آزادی [illegible] پہ سی کرنے کو تیار نہیں ہوتے وہ زمینداری کی [illegible] سے ڈاٹ باہر نکلے جاتے ہیں ۔

باصطلاح قدیم اصلی زمیندار وہ ہے جو [illegible] کا حق ملکیت پر [illegible] آدمیوں کو جان سے مروا ڈالے اور جو [illegible] کی ملکیت پر [illegible] قبضہ کرلے اور [illegible] دم [illegible] اسکی [illegible] اور [illegible] جو اسکی [illegible] رکھتے کے مقابلے میں حکومت کے سامنے [illegible] ہوجائیں [illegible] سے [illegible] حکام [illegible] مٹھی میں [illegible] اسکے [illegible] کی فریاد [illegible] کسی زمیندار کا ان صفتوں سے متصف ہونا [illegible] کے مقابلے میں اسکی [illegible] تازگی و طراوت [illegible] کے ساتھ آنکھوں میں کھٹکنے والے کانٹے بھی ہوتے ہیں [illegible] سے بہت [illegible] زیادہ [illegible] یہ عام دستور ہے [illegible] ہو سکتا [illegible] زمیندار ہوں اور [illegible] زیادہ [illegible] اور اس سے [illegible] بڑے [illegible] ہندوستانی [illegible] زمینداروں کی

بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر گونڈا

درخواست دیوالیہ نمبر ۱۰ بابت ۱۹۲۹ء

رام [illegible] وغیرہ — دیوالیہ

بنام

[illegible] وغیرہ — قرضخواہان

[illegible] رام [illegible] سنگھ [illegible] رام [illegible] سنگھ [illegible] بنام [illegible] [illegible] گیا دین [illegible] [illegible] سنگھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک درخواست عدالت ہذا میں [illegible] ۱۹۲۹ء [illegible] دیوالیہ کے [illegible] عدالت [illegible] ۱۹۲۹ء [illegible] درخواست [illegible] قرضخواہان کے [illegible] اگر [illegible] کوئی عذر ہو تو [illegible] یا معرفت کسی وکیل [illegible] حاضر عدالت ہو کر عذر کرو ۔ [illegible] عدالت کے آج [illegible] اگست ۱۹۲۹ء کو جاری ہوا

دستخط [illegible]

مہر عدالت

زمینداری میں رہتے بستے ہیں انکو اچھی طرح
برتتے ہیں۔ اپنے گرد و پیش آنکھوں سے روز وہ
دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں۔ اسکے باوجود بھی
اینجانب کے دعوے کے بطلان میں کل پھندے
لگا کر ایسے زمینداروں کو رحمت آگئی اور [illegible]
کرسکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی دشمن پروری کیلئے بہت
گنجائش ہے۔

خلا:۔ جی ہاں وہ بات آج کی کسی
کہ شیخ جی کو غاصب ٹھہرا دیا۔ آپ کو معلوم
نہیں ہے کہ بیس برس کا ذکر ہے کہ ایک رات
شیخ جی کا سائیس گھاس لئے جا رہا تھا
راستے میں یہ حضرت بھی مل گئے سائیس
سے حال چال پوچھا [illegible]
کہ شیخ جی نے آنکھیں بند کر لی ہیں [illegible]
کا اشتہاری مالک ہے سائیس [illegible]
سے جاری اسوقت [illegible]
بات اصل میں اتنی ہے [illegible]
انھوں نے اس مکان کا بیعنامہ اپنے نام
کرالیا اور گئے رجسٹری کرانے ادھر شیخ جی
۱۰-۱۵ آدمی بھیجکر اس پر قبضہ کر لیا اور
کہہ دیا کہ ہماری زمین ہے ہم اسکے مالک
ہم ہیں اب یہ جو رجسٹری کرا کے بیٹھے اور یہ
قصہ دیکھا تو آنکھیں [illegible]
کے مقابلہ کی کیا ہمت [illegible]
بیچاروں نے شیخ جی کو [illegible]
کہ دستخط مکان [illegible]
ہماری کوٹھری [illegible]
جائیے کہ ایسی شیخ جی کا قصور کیا ہے [illegible]
کوئی [illegible] اسلئے اس
سائیس سے [illegible]
ڈیڑھ سو [illegible] نام ہے اسے
دیکھیے۔ ہاں ہاں [illegible] آپ کا
بھلا کرے [illegible]
جل گئے پھر بھائی [illegible]
سنتے ہو؟

یا:۔ اجی بی علیان جا رہا تھا ہی اس قابل
ابھی برس بارہ ہی ٹھاکر صاحب کے سپاہی سے
الجھ پڑا۔ ٹھاکر صاحب کو معلوم ہوا تو سپاہی کو ڈانٹا
پھٹکارا کہ ترچاری کی باتیں سن کر دیکھا کیوں چلا آیا
مارے لاٹھیوں کے ڈھیر کیوں نہ کر دیا ہم پورا کر لیتے
۱۰-۲۰ ہزار خرچ ہو جاتے اور کیا ہوتا وہ کیسے بس
[illegible] نہیں رہا ٹھاکر صاحب کا غصہ آپ جانتے ہیں



"بس بس رُک جاؤ۔"

خلاف رائے سلطان رائے جستن — بخون خویش باشد دست شستن

"اے واہ یہی آزادی کا دعویٰ ہے؟"

اگر کہیں مل جاتا تو غضب تھا کہ جان سے مروا ڈالتے
اتفاق کی بات خوش قسمتی [illegible] بھی چال
تھی اور [illegible] کو چالان کی فکر تھی اور ٹھاکر صاحب
نے اشارہ کر دیا وہاں کیا دیر تھی آج [illegible] آگئے
اور بیچارا [illegible] ترکیب کے ساتھ علیان کے یہاں سے
مال [illegible] کیا اب بتا برس ہو چلے [illegible]
ٹھیک ہو جائیگی ٹھاکر صاحب تینوں بھائیوں کو

نگراں رہتے تھے لیکن موقعہ کے منتظر تھے [illegible]
[illegible]
[illegible]
نام سے ہو گئے انھیں ٹھاکر صاحب اور [illegible]
آدمی [illegible] سب آپ جانتے ہیں آپ نہ
جانتے ہوں [illegible] کہتے ہیں [illegible]
جو کچھ [illegible] ہیں انہیں سے ایک کی حمایت
فرماتے [illegible] جناب [illegible]
چاراں ایسی [illegible] بلکہ میں
بھی [illegible] حصے اور بھی [illegible]
جانتے ٹھاکر [illegible] رکھئے۔ اس نے آکے جو
رسیلی آنکھوں سے [illegible]
جلا ڈالا کر [illegible] پاس نہ کرے۔
یا:۔ اچھا [illegible]
[illegible] آپ جانتے
ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] جی نے
[illegible] جب ہوگا
تب دیکھئے [illegible]
بس۔ پنڈت جی نے تین برس کی [illegible]
میں ٹھاکر [illegible]
کی نالش [illegible] بیٹھ رہنے
اور [illegible] پنڈت جی
[illegible] نہیں۔
ان معقول تدابیر اور [illegible] کو دیکھ کر جو
شخص زمینداری [illegible] میں [illegible]
وہ [illegible] ہیں جنھیں اکثر
[illegible] دیکھ کے ان لوگوں کے [illegible]
[illegible] یقین رکھتے ہیں۔
چنانچہ مشہور ہے کہ ایک گاؤں میں [illegible]
[illegible] تھا۔
[illegible] ایک دن دل میں سوچے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

اس کا نکما دیا بس پھر آئی ہی نہیں۔ آنگنا ٹیڑھا کی
سب ہی باتیں ہو جاتے ہیں۔ چل گئے اس سے
زمینداری بچ سکتی ہے۔ جو اس نے شاگرد کیا
لکھ کے اور نانے کی ایسی تیسی۔ جو بھی زمیندار
کے پاس آتا [illegible]
وہ تا اختیار رکھتے ہیں قرآنی۔ اب ہم جو کا
دیکھیں اب زمینداری بچ جاتی دیکھ۔
زمیندار نے کان کھڑے کیے۔ بیٹا آج سمجھا کہ
تم زمیندار نہیں [illegible]
طرفین طالب اپنے ارادے پر قائم رہا۔ آخر زمیندار
صاحب نے سورہ بسم اللہ نہیں بسم الشیطان
پڑھانے کے طلب کیے۔ شاگرد [illegible]
لے آیا۔

استاد = کہو بسم الشیطان الرجیم۔
شاگرد = [illegible]
استاد = کچھ احمق ہوا ہے [illegible]
یہ اسکے پڑھتے کہیں زمینداری بچ آتا ہے =
شاگرد نے [illegible] تو خیر لیکن سودے پر زمیندار نے
کی خاطر سے بسم الشیطان کا ورد کیا۔ تب استاد
نے کہا سنو بھائی گھسیٹے = ایک بات یاد رکھو اگر
کوئی مقدمہ معاملہ ہو اور حاکم تم سے کچھ پوچھے تو کہہ
= سڑی گلی گیا اور دس سوت۔ بس پھر تم سے کوئی
نہ جیت سکے گا۔
گھسیٹے بھائی جلیس [illegible]
گھر آئے اور آتے ہی دونوں بھائیوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ گھسیٹے بھائی نے یہ بچ کس [illegible]
[illegible]
سرائی [illegible] زمیندار کو تینوں بھائیوں سے ایک
نسبت تھی۔ چھکا اور [illegible]
و بسم الشیطان و بسم ابلیس [illegible]
نے وہ باتیں [illegible]
بچ [illegible] سب تینوں بھائی
[illegible]

ایک کو نادر تھا۔ چند روز کے بعد زمیندار نے ایک گھوڑی
اور دس سوت کی قیمت کی نالش گھسیٹے بھائی پر
دائر کر دی۔ سمن آیا۔ بیچارے [illegible] پریشان ہو
کر [illegible] معاملہ ہے۔ زمیندار سے پوچھا [illegible]
کیسی [illegible] آپ نے تیرا آس کے پاس؟
زمیندار صاحب نے فرمایا = بس لڑکے ہی سہی۔
ابھی ہم نے تم سے [illegible]
تم سمجھے ہو گے کہ زمیندار نے [illegible] لیا۔ اسلیے نالش
کر دی اب تم ہمارے بتائے ہوئے بچ آنا لینا۔
بات معقول تھی گھسیٹے چھکا اور [illegible]
پیشی کا دن آیا۔ پکار ہوئی۔
حاکم = [illegible] تم پر کیا گیا
ہے تم اسے تسلیم کرتے ہو؟
گھسیٹے = جی ہاں۔ سڑی گلی گیا اور دس سوت =
وکیل مدعی = [illegible]
بیچے وقت گھوڑی تھی۔ حضور [illegible]
گھسیٹے = [illegible] زمینداری بچ آئے۔

اطلاع نامہ [illegible]
بعدالت جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر [illegible]
مقدمہ اپیل نمبر [illegible] ۱۹۲۹ء
[illegible]
[illegible] اپیلانٹ
بنام
[illegible]
[illegible] ۱۹۲۹ء
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آج بتاریخ [illegible] اگست ۱۹۲۹ء میرے دستخط اور مہر
سے جاری کیا گیا۔
دستخط انگریزی [illegible]
منصرم عدالت [illegible]
[illegible]

مہر عدالت

حاکم = تم بتاؤ چھکا۔
چھکا = سرکار [illegible]
وکیل مدعی = دیکھا حضور نے۔ [illegible] اقبال کرتا ہے =
حاکم = اچھا تم بھی کچھ کہو لمو =
لمو = بچ بچ [illegible] دیجیے =
وکیل مدعی = لکھ لیجیے حضور [illegible]
[illegible] بھی اقبال کرتا ہے =
بچے ڈگری ہو گئی۔ ایک ہی بچ میں [illegible]
ہندوستان کے [illegible] ہیں [illegible] زمینداری
بچ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

راقم [illegible] خیال [illegible]

چمنستان

بقول [illegible]
رواج اب [illegible] رسالے کی چھپائی
کی [illegible]

حکم تجویز دیوالیہ

مقدمہ نمبر ۱۲ ۱۹۲۹ء
بعدالت جناب ڈسٹرکٹ جج بہادر گونڈا
[illegible]
[illegible] گونڈا۔
[illegible] ۱۹۲۹ء [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۹۲۹ء
دستخط انگریزی
[illegible] گونڈا

مہر عدالت

اور تصویر بازی کا شوق ہوا تو یہ ہوا کہ [illegible]
بے رنگین تصویریں [illegible] وہ رسالہ کی [illegible]

امرتسر سے ایک نیا رسالہ چمنستان کے نام سے
مسٹر محمد جمیل خاں اور مسٹر سید ظفر ہاشمی نے نکالا ہے۔
مذکورہ بالا اوصاف سے وہ بھی متصف ہے۔ اور [illegible]
اِس پرچہ کی غرض سے [illegible] گیا ہے۔

سید ظفر صاحب ہاشمی زیرِ عنوان شذرات
اُس ادبی انحطاط کی شکایت کرتے ہیں جو [illegible]
دیا آج کل پھیلا جا رہا ہے ہوا سے شہرت ہو کر دماغ
میں [illegible] بھر رہی ہے۔ جو ایک کتاب لکھنے کا [illegible]
ادیب اور صاحبِ قلم ہے تو [illegible] کی کثرت
کیوں نہ ہو۔ ابھی ایک [illegible] آ رہی اخبار [illegible]
[illegible] بحسن فطرت۔ سخن آرزیں۔ [illegible]
[illegible] جاتا ہے اور اسی دنیا تسلیم بھی
کر لیتی ہے کہ ان صاحب قلم ایسے ہی ہو۔

[illegible] شاعر تھا کسی نے اُس سے فصاحت
کی حد پوچھی کہا نقطہ۔ پھر کہا بلاغت کیا ہے کہا [illegible]
دونوں جواب معقول ہیں مگر دوسرے زمانے میں فصاحت
و بلاغت کی حد کسی قدر زیادہ وسیع ہو گئی ہو ہم سے
پوچھے تو ہم یہاں جواب دیں کہ فصاحت نام ہے [illegible]
الفاظ کا اور بلاغت ایسے مرکب الفاظ ہیں جن کے معنی
بولنے والے کو معلوم نہ ہوں۔ جیسے ادیب آج نامور ہیں
اُن میں سے ہر ایک [illegible] اسی فن کا ماہر [illegible]
ہمیں امید ہے کہ چمنستان کے [illegible]
نہیں اگر ہم اسی چمنستان کے چند تصحیح و تنقیح کا [illegible]
[illegible] اُنھیں دکھائیں۔

ادبی شاہ پارے۔ ذرا فصاحت کے ساتھ بلاغت۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible] ہو جاتے
[illegible] ہو چکا تھا۔ [illegible]
[illegible]

سیاسی [illegible] نہیں ہیں مگر فصاحت و بلاغت کا
[illegible] دیکھنے کے قابل ہے۔

مغربی افقِ شفق سے لہو لہان تھی [illegible]
کے اتصال سے افق [illegible] ہو گیا۔ [illegible]
کی [illegible] لہو لہان ہونے پر اس پے
اعتراض نہیں کہ یہ [illegible] بطور [illegible] استعمال
[illegible] میں [illegible] ہے۔

گزر [illegible] کے آخری کرن کا رنگ
اور [illegible] بیکار ہے جبکہ
مغربی افق [illegible] کی بے اعتدالی کے
[illegible] لہو لہان پڑی تھی۔ [illegible]
میں [illegible] اِس معصوم بچے کی طرح [illegible]
قدرت [illegible] کے بار بار گھٹنوں چلنے کی
کوشش کرتا اور ناکام رہتا ہے۔ [illegible]
اپنے [illegible] سے دراصل [illegible] تھیں۔ [illegible]
کی [illegible] معصوم بچے سے [illegible] گھٹنیوں نہیں
گھٹنوں چلنے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔ اور [illegible]
[illegible] رکھنے کی جگہ [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible]
سے [illegible] حالانکہ [illegible]
[illegible] فصاحت سے
بلاغت ہے کہ آگئی [illegible]

پنڈلیاں پانی میں ڈوبے ہوئے ایک
[illegible] عظیم الشان
ٹیلا ہو [illegible] دریا سے [illegible] کر بیٹھنے والے
کی پنڈلیاں پانی میں ڈوب جائیں۔ [illegible]
بھی عجیب [illegible] ہے جو بیٹھنے والے کے اعضائے
[illegible] نہیں۔

[illegible] نے عالم سکوت [illegible] کر دیے۔ [illegible]
[illegible] عالم سکوت [illegible]
[illegible] ہوئے۔ ایک پانی کے اندر
ہاتھ پاؤں مارنے لگا دوسرا اُس [illegible] پر
لوٹ پوٹ ہو گیا۔ [illegible] کی تقسیم ہے۔
لطف بیان کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ ہاتھ پاؤں
مارنے [illegible]
[illegible] عاشق [illegible]

[illegible] ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فصاحت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ردیف و قافیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
کی [illegible]
[illegible]

اس [illegible] کوئی [illegible] معلوم نہیں [illegible]
[illegible] کی مساوات [illegible]
ہو گیا۔ خیر [illegible]
کے حسنِ ترکیب کی داد فصاحت و بلاغت دے گی۔

بہرحال اس [illegible] غرض [illegible]
ہرگز نہیں [illegible] صاحب کے [illegible]
بھی یہی خیال ہے کہ اردو کے [illegible]
[illegible] آرزو [illegible]
اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
چمنستان [illegible]
آپ اپنے رسالے کے مضمون نگاروں کی غلطی کی
اصلاح نہیں [illegible] اصلاح کے [illegible]
چمنستان [illegible]
والے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



ع — دیکھو جی! بہت مشکل کام تمھارے سپرد کیا ہے۔ ہوشیاری ہوشیاری ہوشیاری لیس ہماری عزت رکھنا ہو یہی آزادی ہے



[illegible] رباعی [illegible] کا کیا حال [illegible]
ایک [illegible] ہے [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہو [illegible]
ہے۔ چمنستان میں بھی [illegible] ادبی [illegible] کے
ساتھ [illegible] ہے [illegible] نہیں [illegible]
نہیں [illegible] مضمون [illegible]
غریب [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible]
میں [illegible] شاعر فرماتا ہے

پھولوں کا اٹھان ہے جوانی تیری
[illegible] ہے زندگانی میری
غالب ہم [illegible] نگاہوں سے عیاں
کلیوں کا شباب ہے جوانی تیری

رباعی کے چاروں مصرعوں میں کیا لگاؤ ہے۔ پھولوں کا اٹھان کیا چیز ہے۔ [illegible] کے معنی کیا ہیں [illegible] دستور رکھا ہے اور [illegible] مصرعے کا قافیہ ایک ہی ہے۔ اگر اس رباعی کے معنی ٹھیک ہیں تو پھر [illegible] کے [illegible] بھی کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔

[illegible] کا کان ہے جوانی میری
[illegible] رشتے [illegible] میری
[illegible] ایسی قطرت [illegible] کا وزن
[illegible] ہے لفظ [illegible] میری

چار رباعیاں ہیں اور چاروں جناب اثر صاحب کی توجہ سے خالی از لطف معنوی و لفظی۔ ایک جگہ [illegible] ایک جگہ۔ بادل کا ترنم۔ [illegible] وغیرہ ترکیبیں ہیں۔

کاتب سر پر موجود ہے کہ اپنے مضمون [illegible] اٹھ بیٹھا ہوں۔ اس لیے مختصر [illegible] اور [illegible] انکے رسالے کے مضمون نگار بھی [illegible] کے [illegible] ہو سکتے ہیں۔ سچ پوچھیے تو مضمون نگاروں کی غلطیوں کی ذمہ داری بہت کچھ ایڈیٹروں پر عائد ہونے کا استحقاق رکھتی ہے۔ جو ایڈیٹر اپنے مضمون نگاروں کو ملامت سے بچانا چاہتے ہیں وہ یا تو فقط مضمون چھاپتے ہیں یا خود [illegible] اصلاح میں کرتے ہیں [illegible] نے تصنیف ترجمے [illegible]

[illegible] پر [illegible] کرتے وقت کم سے کم اتنا خیال کر لینا چاہیے کہ ہمارا [illegible] بتانے والے کو اس عیب سے [illegible] نہیں ہیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ چمنستان آفرینش [illegible] سدا آباد و سرسبز ہو۔ عیوب کی اصلاح زیادہ [illegible] نہیں۔ ہم تصویروں کے متعلق بھی کچھ لکھنے والے تھے مگر وقت ختم ہو گیا اور [illegible] کاتب صاحب [illegible] کہتے ہیں کہ بس۔ اچھا جانی بس۔ بس۔ بس۔ تو لکھو۔

واقف

خاکسار [illegible]

اعلان

ہندوستانی اکیڈمی [illegible]
[illegible]
[illegible]

اکیڈمی کا مقصد ہے کہ [illegible] قسم کی کتابوں کی [illegible] کا انتظام کرے۔

(۱) ان لوگوں کے [illegible] اور [illegible] کی زبان میں ترقی [illegible] چاہتے ہیں۔
[illegible]

(۲) [illegible]
[illegible]

(۳) [illegible]
[illegible]

[illegible]

الہ آباد   سکریٹری ہندوستانی اکیڈمی

دین و دنیا

دہلی کا یہ رسالہ بھی ریویو کے لیے آیا ہے۔ پہلے بھی آیا تھا مگر اب ٹائٹل فرنگی رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ پوشش کے اعتبار سے جتنی بھی تعریف و توصیف و تحسین کریں [illegible] حضرت [illegible] اللہ۔ کیا [illegible] بنگالی رنگ۔ وہ کالی اور سفید [illegible] بگلوں کا جوڑا [illegible] وہ نیلی رنگ کا [illegible] اور [illegible] رنگ کی چھتیاں [illegible] میں [illegible] اور [illegible] کی جگہ سرخ [illegible] کا [illegible] وار تلوار۔ [illegible] کے نیچے کھلی ہوئی کتاب اور [illegible] کے گرد [illegible]۔ بس ایسی نرالی سج ہے کہ [illegible] عش عش کرتا ہے کہیں [illegible] رنگ [illegible] چھپا [illegible] ہے۔ غرض [illegible] خوب آراستہ ہے اب ملاحظہ فرمائیے کہ اس [illegible] میں [illegible] حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی مدظلہ کا مبارک [illegible] ہے [illegible] کی تصویر ہے [illegible] دوسری جانب بعض اولیا کے روضوں کا نقشہ ہے یہ بھی برکت سے خالی نہیں۔ [illegible] بیخودی [illegible] سے انتہا ہے۔ انتہا [illegible] کی [illegible] کے ساتھ خالق اور مخلوق کا مقابلہ ہے۔ خالق [illegible] کی جاتی ہے کہ [illegible] اس وقت تو لے ایک شخص کو عرب میں پیدا کیا تھا [illegible] ایک شخص ہندوستان میں پیدا [illegible] ہے [illegible] یا انتہا تو یہ ہے [illegible] نہیں [illegible]۔ [illegible] گستاخانہ [illegible] ہے۔ [illegible] بیخودی [illegible] صاحب [illegible] کو [illegible] سمجھنے لگے [illegible] تعلیم [illegible] تعلق رکھے [illegible] پھر اس بے [illegible] اور بے ادبی [illegible] کے عنوان سے جو مضمون ہے انہیں بھی [illegible] ہے۔ بے [illegible] ان دونوں مضمونوں کا حاصل [illegible] ہے [illegible] خوبیوں سے [illegible] مضمون [illegible] سے کوئی لگاؤ دنیا سے کوئی سروکار۔

دنیا [illegible]
[illegible]

ہے اگر معترض یہ جانتا۔ اب یہ جو نعرہ لگ گیا ہے
میں زندگانی کو جینے تک زیست بھی ہے؟ رے واہ!
یہ عشق تو ہی
ملاحظہ فرمائیے۔ دیکھو موسیٰ علیہ السلام کی صفاتی
ذات کو مساوی سمجھتے ہیں:۔
”ترک گناہ وہ پیغمبر تھا کون! ہم کو گناہ ہی
انسان تھا ہم بھی انسان ہیں“
ساری کیوں نہ کہیں جب خدا سے عشق کی بنیاد
حاصل ہے۔ اور وہ اس دنیا میں انہیں سے وصل کرنے
آیا تھا۔
”تو عاشق تھا اور پیر تھا عاشق تھا وہ محبوب
دنیا میں بار بار آنے کی کیا ضرورت تھی؟“
واسطہ کا دور ہٹ ہے جب عہد محمود کی نسبت سے
جدا کیا اور ہمیں جیسے ہو گئی۔
”تم سے وہ کام جو ہر ایک کو ہو اور نہ آرزو
عالم سے جو بشر ہی انسان کو کبھی نہیں واپس ملا
کہ کہ وہ میری انتہا اور تم جیسے بیغمبر ہی نہیں ہو گا“

ان دعاؤں میں کہ جب اور شاعر اظہار کرتے ہیں کہ
کی دنیا میں بیان کی گئی ہیں وہ جو اعلیٰ افسانوی ہوگا
اعلیٰ ہے یقیناً جس نے گناہ نہیں کیا وہ ہر شخص کو گا
لہٰذا اس نیت سے گناہ کرنا ضروری ہے کہ جب عقل
دور ہے سو کچھ کیسے معقول ہو سکتی ہے؟ کیونکہ کسی پیغمبر
نے کبھی ہو گی یعنی ایک ایسے پیغمبر کی اپنی ضرورت
بھی تھی ہو گی جو کسی کی دعوت دے۔ نعوذ باللہ۔
اگرچہ چند دوسرا کلام میں کوئی حقیقی گناہ سرزد
ہونے کی کوئی توجیہ نہ ہو گی لیکن کچھ وقت گناہ کے اول
میں ضرور صورت ہوا ہی وہ ہے کہ وہاں سے وہ اپنی
کے بعد جذبات میں بڑی اور لطافت زیادہ ہو جاتی ہے
ہیں کہ ایک اخبار دیکھو کے نام سے نکالوں۔
ایسے اشعار دینی و دنیا کی بھلائی نہ ہوگی تو کیا اور
کیسے ختم ہو گی ہو گی لوگوں کو دھمکیاں دے دیں
اور کہا ہے دیکھا ہے۔

دین والوں نے دنیا سر پر اٹھائی ہے کہ کبھی گناہ
سے یہ مضمون نگار صاحب فرماتے ہیں۔ یقیناً گناہ
ایک نعمت ہے۔ دین والوں کا یہ حال کہ خواب میں
بھی گناہ سے بچنے کی تاکید کرتے ہیں۔ مرزا غالب کا
سوداگر سالار خضر باطل است من ہمانم کہ با حبلا گناہ کن
گو نے خواب میں گناہ سرزد ہو اے یوں کہ سے
سوداگر سلار خضر باطل است فرم نرخ کی کر گناہ کرتے
الغرض یہ نصاب کے ساتھ ہم اس وسلے کی زبان کی
آن یہ سب عاشقان لوگوں سے ستائش کرتے ہیں جو ہیں

خدا کو گیا تھا ایک صاحب ادا کا عجب عجب
اپنی ذات کی صحیح ہو اور اعلیٰ ادا کی عرض کیا ہے
خیال کرتے ہیں۔ یوں کی طبعی سو لڑکوں کی کہانی کہ
جنہیں اسلام کے ساتھ عمل کی بات کرنی ہی ہے
اس کے جیسا ہی کہانیاں لگتے کہانی سے کھل جاتا ہے
نظم ہے جو مثالی کو دنیا کی ترقی کا ذریعہ ہے
واضح رہے کہ متعلقہ مضامین میں مولوی حضرات سے
خالی ہیں اس لیے تم بہت جا رہا کہ شاعر نہیں کہ
گناہ یا عشق بالذات کے لیے ہیں وہ مسالک یہاں بھی
مقصود بالذات ہو گئے۔ ان کا حسان کلام ہرگز ایسا
سمجھا نہیں جاتا کہ مفہوم اصلی کی طرف صرف ذہن
سامع کو جھکا دے۔ یہاں صرف ... کا ہم صرف ...
اسی نمبر میں ایک نظم شاعر ہستی کے عنوان سے ہے
جس میں جلوہ طراز فطرت را شہر یاں کا اور لکھت
کا اس میں دنیا بھی تنا سخ و تجسیم سلمان مقلم
تھا کا زیادہ آخری پیغمبر کی شکل میں ہو کر
ذرہ بیٹھا۔ یہ وحدت فی الکثرۃ کی شرح ہے۔ یا سمعی
سمجھی خطیبوں کے جو اسرار ہیں وہ صحیح ہے۔ شکر کا تم
ہے کہ اس سے وہ بھی ان شاء اللہ ان کے نکات
سیکھیں گے بات کرنے کا ڈھنگ ہو گئے۔
بارہا اعلان کیا گیا کہ ایسی چیزوں کے بارے میں ...
دار الطلبہ کیسے جاری ... صاف صاف کہ دیجیے
گی ہے دنیا اسی وجہ سے ہیں نہیں پوچھتی۔
واقف ... اہل النصرت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)
بعدالت ... مقام ... ضلع ...
... مسماۃ ... ولد ... قوم ... ساکن ...
ضلع لاہور
مقدمہ نمبری ... ۱۹۸۲ء
سرتاج ... دعویٰ
بنام
رام ... وغیرہ ... مدعا علیہ

[illegible]

آج بتاریخ ... اگست ۱۹۸۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
مہر عدالت
دستخط حاکم ... دیگر

اعلان بابت قرار دیے جانے ...

بعدالت جناب ... سول جج ...
درخواست ... نمبر ... ۱۹۸۲ء
... مسماۃ ... ولد ... قوم ...
ساکن ... تحصیل ...

[illegible]

مورخہ ... اگست ۱۹۸۲ء
دستخط حاکم ... سول جج
مہر عدالت

اعلان بابت قرار دیے جانے ...

بعدالت جناب ... سول جج ...
... نمبر ... ۱۹۸۲ء
... ولد ... قوم ...
ساکن ... دیگر

[illegible]

مورخہ ... جولائی ۱۹۸۲ء
دستخط حاکم ... سول جج
مہر عدالت